

مراٹھی اور اردو غزل کی مماثلت: ایک تحقیقی و تقابلی مطالعہ

Similarities between Marathi and Urdu Ghazals: An exploratory and comparative study

Dr. Qureshi Ateeque Ahmed Abdul Quddus

Head, Department of Urdu

Arts, Sci. & Comm. College, Badnapur (مہاراشٹر)

e-mail: ateeqahmedhnl@gmail.com

ڈاکٹر قریشی عتیق احمد عبدالقدوس

صدر شعبہ اردو

آرٹس، سائنس و کامرس کالج، بدناپور ضلع جالندہ (مہاراشٹر)

تلخیص (Abstract)

یہ مقالہ مراٹھی غزل پر اردو غزل کے گہرے اثرات اور ان دونوں کے درمیان پائے جانے والے فنی و موضوعاتی اشتراک کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اگرچہ مراٹھی ادب کی اپنی ایک قدیم اور مستحکم تاریخ ہے، تاہم غزل کی صنف اس میں نسبتاً نئی ہے اور اپنی ہیئت، ساختی ڈھانچے اور فنی لوازمات کے لیے مکمل طور پر اردو ادب کی مرہونِ منت ہے [2، 1]۔

(Introduction) - تمہید

غزل ایک ایسی سحر انگیز صنفِ سخن ہے جس نے عالمی ادب اور بالخصوص ہندوستان کی علاقائی زبانوں کو متاثر کیا ہے۔ اردو غزل اگرچہ فارسی سے مستعار لی گئی، لیکن ہندوستان میں رواج پانے کے بعد یہ خالص 'ہندوستانی رنگ' میں ڈھل گئی۔ اسی تاثیر کی بنا پر اردو غزل نے مراٹھی ادب پر اپنے گہرے نقوش مرتب کیے، جس سے ایک نئے ادبی اشتراک نے جنم لیا۔

(Historical Background) - تاریخی پس منظر

مراٹھی ادب میں سنت ایکناتھ اور سنت گیانیثور جیسے عظیم شعرا کا کلاسیکی سرمایہ صدیوں سے موجود ہے، لیکن غزل اس زبان میں ایک "نومولود صنف" کے طور پر بیسویں صدی کی ساتویں دہائی میں اردو کے براہِ راست اثر سے داخل ہوئی۔ چونکہ مراٹھی میں غزل کا کوئی متبادل لفظ موجود نہیں تھا، اس لیے اردو کی بدولت ہی یہ صنف وہاں متعارف اور مقبول ہوئی۔

(Technical Similarities) - فنی و ساختی مماثلتیں:

مراٹھی غزل نے اردو کے تمام فنی محاسن کو جوں کا توں اپنایا ہے۔ اس کے اہم فنی پہلو درج ذیل ہیں:

(Dwipadi) ہیئت و ساخت: اردو کی طرح مراٹھی غزل بھی دو مصرعوں پر مشتمل اشعار کا مجموعہ ہوتی ہے۔

شعر کی انفرادیت: غزل کا ہر شعر ایک مستقل اکائی ہوتا ہے اور اپنے مفہوم میں مکمل ہوتا ہے؛ اس کا مطلب اگلے یا پچھلے شعر پر منحصر نہیں ہوتا۔

مطلع اور مقطع: غزل کی ابتدا 'مطلع' (ہم قافیہ و ہم ردیف پہلے شعر) سے ہوتی ہے اور اختتام 'مقطع' پر ہوتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

ردیف و قافیہ: اردو کی طرح مراٹھی میں بھی ردیف (انتیایامک) اور قافیہ (یامک) کا سخت التزام کیا جاتا ہے۔ نیز، اردو کی طرح 'غیر مردف' غزلیں بھی مراٹھی میں کہی جاتی ہیں۔

قافیہ میں مخصوص 'سور' یا آواز کا خیال رکھنے کے لیے اردو کی طرح 'الامت' کی اصطلاح اور فن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ (Alamat) علامت (Thematic Diversity)۔ موضوعاتی تنوع:

مراٹھی غزل نے اردو کے جدید رجحانات سے گہرا اثر قبول کیا ہے۔ سماجی شعور: مراٹھی غزل کے سرخیل شعراء بالخصوص سریش بھٹ نے اسے محض حسن و عشق تک محدود رکھنے کے بجائے سماجی برائیوں، طنز اور عوامی جدوجہد کا آئینہ دار بنایا، جو کہ جدید اردو شعر امثالاً بشر نواز اور وسیم بریلوی کے اسلوب سے مماثلت رکھتا ہے۔ استعارہ و علامت: دونوں زبانوں میں آنسو، پھول، کانٹے اور سانپ جیسی علامات کو انسانی دکھوں اور معاشرتی رویوں کے بیان کے لیے مشترکہ طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

(Linguistic Affinities)۔ لسانی و لفظیاتی اشتراک:

مراٹھی غزل گو شعرا (مثلاً مہتا سیکال) اپنی تخلیقات میں اردو اور عربی لفظیات کا برجستہ استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر 'رحم اللہ'، 'سبحان اللہ'، 'حیات'، 'انظر' اور 'بے وارث' جیسے الفاظ مراٹھی غزل کے قوافی اور متن میں عام پائے جاتے ہیں۔

(Key Figures)۔ اہم ادبی شخصیات:

مراٹھی غزل کی ترویج میں مادھو جولین (پہلے غزل گو) اور سریش بھٹ کا کردار کلیدی ہے، جنہوں نے مراٹھی شعر اکو اردو غزل کے فنی رموز سے روشناس کرایا۔ الٹی جمعہ درجیہ شعر انے اردو کے روایتی اور جدید اسلوب کو مراٹھی زبان میں نہایت عمدگی سے منتقل کرنے کی ذمہ داری نبھائی ہے۔

(Conclusion)۔ حاصل کلام

اس تحقیقی مطالعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مراٹھی غزل اپنی ہیئت، فن، علامات اور لفظیات کے اعتبار سے مکمل طور پر اردو غزل کی مستعار لی ہوئی صنف ہے۔ اگرچہ مراٹھی شعرا نے اس میں عنوانات کا اضافہ کر کے اپنی انفرادیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن اس کی روح اور فنی بنیادیں آج بھی اردو غزل کے رنگ میں رنگی ہوئی ہیں۔

(References) حوالہ جات:

- مراٹھی اور اردو غزل کی مماثلت (تحقیقی مقالہ)، پیرا گراف [7، 2، 1]۔
ساختی و فنی مطالعہ، پیرا گراف [31، 29، 10]۔
ردیف و قافیہ کے اصول، پیرا گراف [30، 18]۔
جدید مراٹھی غزل اور سماجی شعور، پیرا گراف [56، 37، 34]۔
لسانی اشتراک اور لفظیات، پیرا گراف [66، 64، 49]۔
مراٹھی غزل کی تاریخ اور اہم شعرا، پیرا گراف [63، 61، 57، 36]۔
وضاحت کے لیے تمثیل:

مراٹھی اور اردو غزل کا رشتہ ایک ہی راگ کی دو مختلف سازوں پر دھن جیسا ہے۔ اگرچہ ساز (زبانیں) الگ ہیں، لیکن اس موسیقی کی تال، سر اور لے (ردیف، قافیہ، بحر اور اوزان) وہی ہیں جو اردو نے صدیوں کی محنت سے ترتیب دی ہیں۔